اتّبعوا السّواد الاعظم فانّہ من شذّ شذّ فی النّار
حق کی پہچان
از
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی تغمدہ اللہ الہادی
تقدیم وتخریج
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلہ علی خاں کاشی پور
مکتبہ نعیمیہ دہلی
MAKTABA NAIMIA

'اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار'

(تم سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو کیوں کہ جو اس سے جدا ہوا جہنم میں گیا)

(الحدیث)

حق کی پہچان

از

صدر الافاضل فخر الاماثل حضرت علامہ مولانا مفتی قاری

حافظ محمد نعیم الدین محدث مرادآبادی تغمدہ اللہ الهادی

تقدیم وتخریج

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ

تفصیلات

کتاب : حق کی پہچان

تالیف : صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی - علیہ رحمۃ اللہ الہادی -

بانی: جامعہ نعیمیہ، مرادآباد، الہند

کاوش : مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی بدایونی

نوری دارالافتاء محلہ علی خاں کاشی پور، اتراکھنڈ

نظر ثانی : محمد ثاقب رضا قادری، لاہور (پاکستان)

اشاعت : ۲۰۱۳ء - ۱۴۳۴ھ

انتساب

صدرالافاضل کے والدگرامی وقار

اُستاذ الشعراحضرت علامہ مولانا

محمد معین الدین

متخلص بہ نزہتؔ مرادآبادی

علیہ الرحمہ

کے نام

امیدوار کرم

محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

ابتدائیہ

زیرِ نظر کتاب 'حق کی پہچان' فخر الاماثل صدر الافاضل مفسرِ قرآنِ مبین حضرت العلام سید محمد نعیم الدین مرادآبادی تغمدہ اللہ الھادی کی معرکۃ الآرا تصانیف میں سے ایک ہے۔ اس کتاب میں سیدی صدر الافاضل نے قرآن واحادیث اور دیگر دلائل شرعیہ وعقلیہ کی روشنی میں مذہب اہل سنت اور دیگر فرقہ ہائے باطلہ ناریہ کے مابین خط امتیاز کھینچتے ہوئے مذہب اہل سنت کی حقانیت کو ثابت فرمایا ہے۔ حضرت نے اس کو کس سن میں تصنیف فرمایا، کہنا مشکل ہے۔ احقر کے پاس اس کتاب کا جو نسخہ ہے وہ انجمن انوار القادریہ پاکستان سے ۲۰۰۶ء میں شائع ہوا۔ احقر نے اس میں فقط تخریج کا اضافہ کیا ہے۔ بقیہ پوری کتاب کو اصل حالت پر رکھا ہے۔

اس کتاب کے معتبر ہونے کے لیے کسی شہادت کی ضرورت نہیں ہے، بس اتنا کافی ہے کہ یہ حضور صدر الافاضل کی تصنیف ہے، اور آپ کی ذات گرامی علمی حلقہ میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ اپنے ہم عصر علما میں نمایاں حیثیت کے حامل تھے۔

۲۱ر صفر المظفر ۱۳۰۰ھ مطابق یکم جنوری ۱۸۸۳ء مبارک دن دوشنبہ آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کا تعلق خاندانِ سادات سے ہے۔ آپ حسینی سید ہیں۔ آپ کے اجداد ایران کے مشہور شہر مشہد کے رہنے والے تھے۔ حضرت اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمہ کے عہد حکومت میں ہندوستان تشریف لے آئے، اور یہیں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔

چار سال کی عمر شریف میں رسم بسم اللہ ادا کی گئی، اور آٹھ سال کی عمر شریف میں

حفظ قرآن کی تکمیل ہوئی۔ فارسی کی ابتدائی کتابیں والد محترم سے پڑھیں۔ اور ملاحسن تک مولانا ابوالفضل فضل احمد علیہ الرحمہ سے اکتساب علم کیا۔ بعدہٗ اپنے پیرو مرشد حضور شیخ الکل مولانا گل کی بارگاہ میں رہ کر درس نظامی کی بقیہ تعلیم مکمل کی۔

عمر شریف کے انیسویں سال میں آپ نے تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، فلسفہ، اقلیدس اور اس کے علاوہ علوم سے فراغت پائی، اور پھر ایک سال فتویٰ نویسی و روایت کشی کی مشق فرمائی۔ اور عمر کے بیسویں سال یعنی ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ء کو مدرسہ امدادیہ میں حضور شیخ الکل کے متبرک ہاتھوں سے آپ کو دستار فضیلت وافتا سے نوازا گیا۔ آپ کا سلسلۂ سند مولانا گل علیہ الرحمہ کے توسط سے علامہ طحطاوی و شرقاوی وغیرہما عرب کے جید علما سے مربوط ہے۔ ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ء کو مرادآباد کے ایک اعلیٰ خاندان میں آپ کی شادی ہوئی۔ اللہ نے آپ کو چار بیٹے اور چار بیٹیاں عطا کیں۔

شیخ الکل مولانا گل سے آپ کو شرف ارادت حاصل ہے، اور آپ ان کے خلیفہ ومجاز بھی ہیں۔ نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں اور حضور شیخ المشائخ اشرفی میاں علیہما الرحمہ سے بھی آپ کو شرف خلافت حاصل ہے۔ فراغت کے سال ہی آپ نے دو مایۂ ناز کتابیں 'الکلمۃ العلیا' اور 'فیضانِ رحمت' لکھ کر ارباب علم و دانش کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔ حضور سیدی اعلیٰ حضرت نے جب آپ کی کتاب الکلمۃ العلیا پڑھی تو بے ساختہ فرمایا:

> ''ماشاء اللہ بڑی عمدہ کتاب ہے۔ یہ نوعمری اور اتنے احسن دلائل کے ساتھ اتنی بلند کتاب' مصنف کے ہوشیار ہونے پر دال ہے۔''

میدان تدریس میں بھی آپ کو خاصہ کمال حاصل تھا۔ ہندوپاک وغیرہ ممالک کے مشہور علماء جیسے حکیم الامت احمد یار خاں نعیمی، حضور مجاہد ملت، حضور حافظ ملت،

حضور صدر العلما، قاضی شمس الدین جونپوری مفتی اعظم کانپور سید ابوالحسنات پاکستان اور علامہ پیر کرم شاہ ازہری وغیرہم آپ کے ممتاز تلامذہ میں شامل ہیں۔

اُردو مفسرین میں آپ کو ممتاز و نمایاں مقام حاصل تھا۔ آپ کی تفسیر مسمّٰی بہ 'خزائن العرفان' جو اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کنز الایمان کے ساتھ شائع ہوتی ہے دنیائے سنیت میں مقبولیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہے۔ فقیر کی نظر سے اس سے مختصر و جامع اُردو تفسیر اب تک منظر عام پر نہیں آئی۔ گویا آپ نے سمندر کوزے میں سمو دیا ہے۔

میدانِ مناظرہ میں آپ کو یدطولیٰ حاصل تھا۔ دیوبندی، غیر مقلد علما اور بڑے بڑے مشہور پنڈتوں سے آپ نے مناظرے فرمائے، اور ہمیشہ فتح یاب ہوئے۔ اعلیٰ حضرت آپ کو مناظروں کے لیے خصوصی طور پر بلاتے تھے۔

آپ میدانِ خطابت کے بھی بہترین شہسوار تھے۔ چہار جانب آپ کی خطابت کی دُھوم مچی ہوئی تھی۔ عوام و خواص سب کے لیے آپ کی تقریر مؤثر ہوا کرتی تھی۔ تحریک شدھی کے دوران آگرہ کی جامع مسجد میں آپ کی ایک تقریر سے متعلق حضور مفتی اعظم ہند فرماتے ہیں :

> 'ہمارے وفد کے بہترین رکن حضرت مولانا المحترم مولوی محمد نعیم الدین صاحب زیدت برکاتہ نے اسلام کی شان وشوکت اور موجودہ حالت زار پر دل گداز تقریر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجمع ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا، اور مسلمانوں کے دل اسلامی جوش سے لہریں مار رہے تھے۔'

آپ کا زیادہ تر وقت مناظرہ وغیرہ تبلیغی خدمات میں گزرتا تھا۔ اس کے باوجود بھی آپ نے کثیر تعداد میں فتاویٰ تحریر فرمائے۔ آپ کے فتاویٰ پر آپ کے پیرو

مرشد حضور شیخ الکل وغیرہ معتبر شخصیات کی تصدیقات پائی جاتی ہیں۔آپ کے کچھ فتاویٰ افکارصدرالافاضل ممبئ کے منتظمین کی کوششوں سے' فتاویٰ صدرالافاضل' کے نام سے منظر عام پر آچکے ہیں۔

ڈاکٹر مسعوداحمد نے اپنی کتاب 'تحریک آزادی اورالسوادالاعظم' میں لکھا ہے کہ اگر سواداعظم میں موجود آپ کے فتاوی کو جمع کیا جائے تو کئی ضخیم جلدیں ترتیب پا جائیں۔

آپ نے گوناگوں مصروفیات کے باوجود بے شمار مقالات ومضامین تحریر فرمائے اورگراں قدر علمی کتابیں یادگار چھوڑیں۔زیرنظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔آپ کی تصانیف میں تفسیر خزائن العرفان، الکلمۃ العلیا، اطیب البیان، سوانح کربلا، اور فرائدالنورعلی جرائدالقبور کو کافی شہرت حاصل ہوئی۔

آپ کے دور میں آپ جیسا کوئی مصلح نظر نہیں آتا۔ملت کا اِنتشاراورعلماوخواص کا باہمی افتراق واختلاف ختم کرنا آپ کا منشائے اولین ہوا کرتا تھا۔اعلیٰ حضرت اورعلامہ عبدالباری کے مابین صلح ہویا بریلی اور بدایوں ومارہرہ کے درمیان اتفاق واتحاد آپ ہی کی کاوشوں اورکوششوں کا نتیجہ تھا۔

حضرت مولانا شاہ عبدالحامد بدایونی فرماتے ہیں :

'حضرت ....کی ایک ایسی شخصیت تھی جوہندوستان کے طبقہ اہلسنّت اوراس کے علماومشائخ کی تنظیم واتحاد کی علم بردار تھی، ان کا عرصہ سے خیال تھا کہ جس طرح ہو سکے حضرات علمائے اہلسنّت اپنے بکھرے ہوئے شیرازے کو مجتمع کریں، ان کا ایک متحدہ ومتفقہ پلیٹ فارم ہو۔'

آپ کے دورمبارک میں اسلام کے خلاف جتنی تحریکوں نے جنم لیا، قریب قریب آپ نے سبھی کے سدباب کے لیے کوششیں کیں۔تحریک شدھی، تحریک

خلافت، تحریک ترک موالات، اور تحریک گورکل وغیرہ کے سدباب کے لیے آپ نے جو قربانیاں پیش کیں اس کی مثال نہیں ملتی۔

آپ نے ۱۹۲۵ء میں حق کی حمایت اور باطل کی ریشہ دوانیوں کے سدباب کے لیے ایک تنظیم الجمیعۃ العالیۃ المرکزیۃ معروف بہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی بنیاد رکھی جس میں ہند و پاک کے مشاہیر علما نے شمولیت اختیار فرمائی۔

آپ کو فن شاعری میں بھی عبور حاصل تھا۔ عربی فارسی اردو تینوں زبانوں میں آپ نے طبع آزمائی کی۔ آپ کی شاعری میں کمال کی چاشنی اور جدت و جاذبیت پائی جاتی ہے۔ آپ کی شاعری پر مشتمل کتاب بنام 'ریاضِ نعیم' منظر عام پر آچکی ہے۔

آپ دو بار زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے۔ پہلی بار ۱۹۳۶ء میں اور دوسری بار ۱۹۳۹ء میں۔ نجدی حکومت کی پابندیوں کو خاطر میں لائے بغیر آپ معمولات اہل سنت مثلاً کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا، بارگاہِ نبوی میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، اپنی جماعت الگ کرانا، اور نجدی امام کی اقتدا نہ کرنا۔ پر سختی سے کاربند رہے۔ آپ کے علمی دبدبہ و شہرت پذیرائی کے سبب آپ کو روکا بھی نہیں گیا۔

ماہ صفر ۱۳۲۹ھ مطابق ۱۶؍فروری ۱۹۱۱ء کو آپ نے دبستانِ علم و حکمت مدرسہ انجمن اہلسنّت معروف بہ جامعہ نعیمیہ کی بنیاد رکھی جو ہند و پاک کے مشہور مدارس میں امتیازی شان کا حامل ہے۔ آپ اس کے ناظم اور صدر جناب حکیم حامی الدین خاں رئیس مرادآباد منتخب ہوئے۔ مدرسہ نے اوّل دن سے اب تک بہت سے نامور علما و مشائخ کو جنم دیا۔ اور ان شاء اللہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

۱۸؍ذوالحجۃ المکرّمۃ ۱۳۶۷ھ مطابق ۲۳؍اکتوبر ۱۹۴۸ء کو رات ساڑھے بارہ بجے آپ اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔

ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں مسجد کی بائیں جانب آپ

کا مزار شریف ہے۔

ابر رحمت تیرے مرقد پر گہر باری کرے
حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

مولیٰ تعالیٰ ہمیں حضور صدرالافاضل کے علمی ورثہ کو اہل علم تک پہنچانے اور ان کے فیوض و برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

احقر العباد
محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی غفرلہ القدیر القوی
نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خاں
کاشی پور اتراکھنڈ، انڈیا

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

باب اول

مذہب حق' اہلسنّت و جماعت ہے

افتراقِ امت کا المیہ

اسلام کا دعوی کرنے والے کئی فرقوں میں منقسم ہیں......... ہرایک اپنے فرقہ کوحق پر بتاتا اور دوسروں پر ملامت کرتا ہے اس جنگ وجدال، بحث ونزاع، عناد و عداوت، بغض وحسد کے شرارے ہمیشہ شعلہ انگیز رہتے ہیں۔ ان کے تعصب ونفسانیت سے خرمن امن پر بجلیاں گرتی رہتی ہیں آئے دن فتنہ وفساد انہیں کی بدولت ہوتا ہے۔ قتل وخونریزی تک نوبت آجاتی ہے۔ اسلام کو ان سے نہایت سخت نقصان پہنچتا ہے۔

نبی غیب داں کی پیشین گوئی

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان تمام حالات کا علم تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبریں ارشاد فرمائیں۔ اجلہ ائمہ حدیث امام احمد وترمذی وابن ماجہ وابوداؤد وغیرہم نے حضرت عرباض بن ساریہ سے ایک حدیث روایت کی ہے جس

میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

من یعش منکم فسیری اختلافا کثیرا[۱]

جو تم میں زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت اختلاف دیکھے گا

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے ایک حدیث روایت کی جس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ مروی ہیں:

تفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلهم فی النار الاملة واحدة [۲]

میری امت تہتر فرقوں میں متفرق ہوگی ان میں بجز ایک کے سب ناری ہیں۔

ان احادیث سے اور ان کے علاوہ کثیر احادیث سے اسلام میں فرقے پیدا ہونے کی خبریں ملتی ہیں اور ان کی فتنہ انگیزیوں اور خونریزیوں کی تفصیلیں بھی۔ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کس طرح ممکن ہے کہ درست نہ ہو؟ واقعات برابر ان خبروں کی تصدیق کرتے چلے جارہے ہیں۔

صدر اول میں اتحادِ امت اور خبر اختلاف پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تعجب اسلام کے عہد اول میں جہاں اس کے تمام حلقہ بگوش ایک صدائے حق پر لبیک کہنے اور سر تسلیم خم کرنے پر ہی اکتفا نہیں کر رہے تھے، بلکہ وہ ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اشاروں پر جانیں قربان اور سر بہ تمنا فدا کرتے چلے جارہے تھے اس وقت مسلمان تعداد میں خواہ کتنے ہی ہوں مگر یک دل تھے یک زبان تھے ہر دماغ ایک ہی خیال سے پر تھا ہر دل میں ایک ہی ولولہ اور ایک ہی جوش تھا سب کا ایک

---

(۱) مسند امام احمد بن حنبل، ۲۸/ ۳۷۵، سنن ترمذی، ۲/ ۹۶، ابواب العلم، سنن ابو داؤد، کتاب السنۃ، ۲/ ۶۳۵

(۲) سنن ترمذی ابواب الایمان، ۲/ ۹۳

ہی نصب العین تھا اور ایک مقصد کے گرد وہ گھوم رہے تھے۔ عین اس اتم اتحاد کی حالت میں حضور انور علیہ الصلوت والتسلیمات نے اختلاف کی خبریں دیں جن کا اس وقت تصور بھی نہ ہوسکتا تھا بلکہ بعض صحابہ کرام علیھم الرضوان کو تعجب بھی ہوا۔

طالب حق کی حیرانی

اور اب وہ دن آگیا کہ دعویداران اسلام میں بکثرت فرقے پیدا ہوئے اور انہوں نے جو طوفان برپا کرر کھے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ایسے وقت میں مسلمان کیا کریں؟ اس شوروغوغا میں ایک طالب حق کس طرف جائے؟ اور کس کی صدا پر لبیک کہے؟ ان کثیر منازعتوں، اختلافات اور مخالفتوں کے ہجوم میں امر حق کو کس علامت سے ممتاز کیا جائے؟ عقل کو ضرور ایسے مواقع پر کچھ سراسیمگی اور حیرانی ہوتی ہے۔

تلاش حق

ایسی حالت میں سرور انبیاﷺ کی خبریں اور آئندہ واقعات کی پہلے سے اطلاعیں دینا طالب حق کی رہنمائی کرتی ہیں کہ وہ اس ابتلاء وفتنہ کے وقت کا دستور العمل اسی صادق اور اسی واقف وقائع وحوادث کے کلام مبارک سے دریافت کرے جن کی نگاہ اقدس کے سامنے یہ تمام نقشے اسلام کے عہد اول میں بھی روشن تھے

اور جنہوں نے ان کی تفصیلی خبریں بھی دی ہیں۔ یقیناً آج کی سراسیمگی اور حیرانگی کا علاج اسی دربار اور اسی سرکار سے میسر آ سکتا ہے اور وہیں سے دریافت کیا جاسکتا ہے کہ فرقوں میں ایسی کشاکش میں جماعت حقہ کو کس علامت سے شناخت

کیا جائے؟ کیونکہ اس باخبر ہادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اس اختلاف وافتراق کا علم تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس سے آگاہ بھی فرمایا تو ضرور ہے کہ جماعت حقہ کی ایسی کھلی اور ظاہر علامات بھی ارشاد فرمادی ہوں۔ جس سے ہر علم وعقل کا شخص ہر طالب حق اس کو بے تردد پہچان سکے اور اس میں کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہ ہو۔

عرفانِ حق

جب ہم احادیث کریمہ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوجاتا ہے کہ مقدس ہادی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شب تار میں آوارہ پھرنے کے لئے بیکسی کے سپرد نہیں کیا بلکہ ایک پرنور مشعل کی زبردست روشنی میں ہماری دستگیری فرمائی اور فصیح وصریح عبارات سے بتادیا کہ حق پر کون ہے؟

چنانچہ اوپر ذکر کی ہوئی پہلی حدیث میں بیان اختلاف کے بعد ایک لطیف انداز میں ارشاد فرمایا

فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدین تمسکوابها وعضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة(۱)

جب امت میں اختلاف رونما ہو تو تم میری سنت اور خلفائے راشدین مہدین کے طریقے کو لازم جانو اس کے ساتھ تمسک کرو اور اس پر مضبوط گرفت رکھو اور اپنے آپ کو نئے کاموں سے بچاؤ کیونکہ

(۱) سنن ترمذی، ۲/۹۶، ابواب العلم، سنن ابن ماجہ، مقدمہ باب اتباع سنة الخلفاء الراشدین المهدین صفحہ ۵] سنن ابوداؤد، کتاب السنة، ۲/۶۳۵]

ہر نیا طریقہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

مذہب حق اہل سنت و جماعت ہے

اس حدیث میں یہ صاف ارشاد ہے کہ تم میری سنت اور خلفاء راشدین کے طریقے پر کاربند رہو تو یہی طریقہ حق ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے عامل اہل سنت ہوئے کس خوبی کے ساتھ واضح فرمادیا کہ حق مذہب اہل سنت ہے باقی فرقوں کی نسبت ارشاد ہوا کہ نئے پیدا ہونے والے فرقے بدعتی اور گمراہ ہیں اب طالب حق کو تردد باقی نہیں رہتا وہ ہر فرقہ کو دیکھ کر پہچان سکتا ہے کہ یہ نیا فرقہ ہے اور اہل سنت کی نسبت بشارت پاکر مطمئن ہوجاتا ہے اور حسب ہدایت مذہب اہل سنت کو لازم سمجھ لیتا ہے۔

اسی طرح دوسری حدیث میں بھی تہتر فرقوں کا ذکر فرما کر ارشاد فرمایا:

ما انا علیہ واصحابی [۱]

(فرقہ حقہ وہ ہے) جو میری سنت اور میرے اصحاب کی جماعت کے طریق پر ہو

اس حدیث نے بھی صاف ظاہر کردیا کہ طائفہ حقہ اہل سنت و جماعت ہے اسی حدیث کو امام احمد و ابو داؤد نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

وواحدفی الجنۃ وھی الجماعۃ' [۲]

اور ایک گروہ جنتی ہے اور وہ جماعت ہے

(۱)[سنن ترمذی، ابواب الایمان، ۲/۹۳- مجمع الزوائد للھیثمی، ۱/۱۸۹]
(۲)[سنن ابو داؤد، کتاب السنۃ، ۲/۶۳۱، مسند احمد، ۴/۱۰۲]

اب تو برحق گروہ کا پورا نام اہل سنت و جماعت حدیث نے بتادیا۔

معیارحق (سواداعظم کی پیروی)

امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار[۱]

تم سواداعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو جو اس سے جدا ہوا جہنمی ہے۔

اس حدیث میں بھی صاف ارشاد ہے کہ وہ جماعت جس پر اکثر اہل اسلام ہیں حق پر ہے۔ اس پر اللہ عزوجل کا دست رحمت و کرم ہے اور جو اہل سنت و جماعت سے جدا ہوا جہنمی ہے۔

ملا علی قاری کا فرمان

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کی شرح میں فرمایا:

السواد الاعظم یعبر به عن الجماعة الکثیرة والمراد ماعلیه اکثر المسلمین.[۲]

سواداعظم جماعت کثیرہ سے عبارت ہے اس سے مراد وہ ہے جس پر اکثر اہل اسلام ہیں

اب تو کسی نادان کو بھی تردد نہیں رہ سکتا ہر عاقل و جاہل کو معلوم ہوگیا کہ مذہب

(۱) نوادرالاصول فی احادیث الرسول، الاصل الثامن والثمانون، ۱/۲۱۹، مسند الفردوس، ۲/۳۱، رقم ۸۱۱۶
(۲) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۳۸۲

حق وہ ہے جس پر مسلمانوں کی بڑی جماعت ہے اور وہ بحمداللہ تعالیٰ اہل سنت و جماعت ہے جو ان سے منحرف ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جہنمی فرمایا ہے۔

یہ تمام صحاح ستہ اور کتب معتبرہ اور معتمدہ کی احادیث ہیں اس مضمون کی بکثرت حدیثیں کتب احادیث میں موجود ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد

یہ تو ثابت ہو چکا کہ فرقہ ناجیہ حقہ جماعت عامہ اور جمہور اہل اسلام ہیں جس کو اہل سنت و جماعت کہتے ہیں اور جن کو حدیث شریف میں کہیں سواد اعظم اور کہیں جماعت عامہ کے الفاظ سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

> سواداعظم در دین اسلام مذهب اهل سنت وجماعت هست عرف ذالك من انصف بالانصاف وتجنب عن التعصب والاعتساف[١]

دین اسلام میں سواد اعظم اہل سنت وجماعت ہیں منصف اور تعصب سے اجتناب کرنے والا اسے جانتا ہے۔

نیز حضرت شیخ محقق اسی شرح میں فرماتے ہیں:

> وائمه فقهائے ارباب مذاهب اربعه وغیرهم ازانها که درطبقۂ ایشان بوده اندهمه بریں مذهب بوده اندواشاعره وماتریدیه که ائمۂ اصول کلاماندتائیدمذهب سلف

(١) اشعۃ اللمعات، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ١/٧٦

نمودہ وبدلائل عقلیہ آں رااثبات کردہ..... مؤکدساختہ اندلھذانام ایشاں اہل سنت وجماعت افتاد[۱]

مذاہب اربعہ کے فقہاء وغیرہم جوصحاح ستہ کے مصنفین کے ہم عصر تھے تمام اسی مذہب پر ہوئے اشاعرہ اور ماتریدیہ جواصول کلام (علم عقائد) کے امام ہیں انہوں نے بھی مذہب سلف کی تائید کی اور دلائل عقلیہ سے اسے ثابت کیا اور سنت رسول اللہ ﷺ اوراجماع امت کو مستحکم کیا اس لئے ان کا نام ''اہل سنت وجماعت'' واقع ہوا۔

اورحضرت شیخ فرماتے ہیں:

ومشائخ صوفیہ ازمتقدمین ومحققین ایشان کہ استادان طریقت وزھادوعبادومرتاض ومتورع ومتقی ومتوجہ بجناب حق ومتبری ازحول وقوت نفس بودہ اندھمہ بریں مذھب بودہ اندچنانکہ ازکتب معتمدۂ ایشاں معلوم کرددودرتعرف کہ معتمدترین کتابھائے ایں قوم است.... عقائدصوفیہ کہ اجماع دارندبرآں آوردہ کہ ھمہ عقائداھل سنت وجماعت است بے زیادت ونقصان[۲]

اورمشائخ صوفیہ میں سے پہلے محققین جوکہ طریقت کے استاداورزاہدوعابددینی مشقت برداشت کرنے والے اورصاحب ورع وپرہیزگاراورصرف بارگاہ خداوندی میں متوجہ رہنے والے اوراپنے نفسانی حول وقوت سے علیحدگی اختیار کئے ہوئے تھے سب اسی

---

(۱) (۲) مرجع سابق۔

اہل سنت و جماعت کے مذہب پر ہوئے ہیں جیسا کہ ان کی معتمد کتب سے معلوم ہوجاتا ہے اور ائمہ صوفیہ کی معتمدترین کتب میں سے تعرف میں ہے.... عقائد صوفیہ کہ جن پر جملہ صوفیہ کا اجماع واتفاق ہے یہی عقائد اہل سنت و جماعت ہیں بغیر کسی کمی بیشی کے۔

☆☆☆☆

باب دوم

جماعت اہل سنت سے علیحدگی اختیار کرنے والے کا حکم

دوزخی

ترمذی میں ایک حدیث شریف میں ہے جس میں ارشاد فرمایا:

ید اللّٰه علی الجماعة ومن شذ شذ الی النار.[۱]

اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر ہے جو اس سے علاحدہ ہوا وہ جہنمی ہے۔

جماعت اہل سنت سے علحدہ ہونے والا ہی شیطان کا شکار ہے۔ امام احمد نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی:

ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاة القاصیة والناحیة وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعة والعامة.[۲]

(۱) سنن ترمذی، ابواب الفتن، باب فی لزوم الجماعة، ۲/ ۳۹] کنز العمال للھندی، ۱۴/ ۲۸، رقم ۳۷۹۰۱

(۲) مسند احمد بن حنبل، ۵/ ۲۴۳، رقم ۲۲۱۶۰

شیطان انسان کا بھیڑیا ہے مثل بکری کے بھیڑئے کے، کہ گلے سے بھاگنے والی اوردور چلی جانے والی اورایک جانب رہ جانے والی کو پکڑتا ہے تم اپنے آپ کو گھاٹیوں سے بچاؤاور جماعت وجمہور کولازم کرلو۔

اس حدیث شریف میں نہایت بلاغت کے ساتھ ارشادفرمایا کہ شیطان کی دست بُرداوراس کے حملہ کا شکار وہ لوگ ہیں جو جماعت وجمہور سے منحرف ہوں اورعام شاہراہ چھوڑکرچھوٹی چھوٹی گھاٹیاں اختیارکریں۔

اب توحق وباطل میں کافی تفرقہ ہوگیا ہر عامی شخص بھی یہ دیکھ سکتا ہے کہ کثیرہ اور جمہور کا کیا مطلب ہے اورکون سافرقہ اس سے منحرف ہے؟ جواس سے منحرف ہواس کوشیطان کا شکار سمجھے اب اس تردد کا موقع بالکل باقی نہیں رہا کہ ہرفرقہ اپنے آپ کوحق پر بتاتا ہے وہ بتایا کرے لیکن جب جمہوراس کے ساتھ نہیں وہ جمہور کی مخالفت کر کے پیدا ہوا توضرورحضور ﷺ کے حسب ارشادوہ باطل پر ہے۔ یہ سب کچھ محتاج دلیل وبرہان نہیں کہ جماعت عامہ اورجمہور کس طرف ہیں دعویداران اسلام شیعہ، غیرمقلدین، دیوبندی، وہابی، اورقادیانی وغیرہم کے تمام فرقوں کا مجموعہ بھی اہل سنت وجماعت کثرھم اللہ تعالیٰ سے بدرجہا کم ہے تویقیناً وہ سب باطل پر ہیں اوراہل سنت وجماعت برسرحق اورناجی۔ وللہ الحمد

جماعت اہل سنت سے نکلنے والے کا شرعی حکم

امام احمد وابوداؤدنے بروایت حضرت ابوذررضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث روایت فرمائی جس کے الفاظ یہ ہیں:

قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلّم من فارق

الجماعة شبرًا خلع ربقة الاسلام من عنقه[۱]

جس شخص نے جماعت سے ایک بالشت بھر جدائی کی اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔

جب یہ محقق (ثابت) ہو گیا کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصریحات مذہب اہل سنت و جماعت کو فرقہ ناجیہ قرار دیتی ہیں تو اب ان لوگوں کا حکم بھی معلوم کرنا چاہئے جو اہل سنت سے منحرف ہیں اس حدیث میں یہی حکم بیان کیا گیا ہے اور صاف بتادیا گیا ہے کہ جو اس ناجی گروہ اہل سنت سے جدا ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا حلقہ نکال ڈالا تو وہ شخص اور وہ گروہ جو مذہب اہل سنت سے متجاوز ہوا اسلام کا باغی اور دین کا مجرم اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اپنی گردن سے اسلام کا حلقہ نکال ڈالنے والا ہے۔ایک بڑی رسی میں بہت سے حلقے بنا کر ہر ایک حلقہ ایک بکری کے گلے میں ڈال دیتے ہیں جس سے وہ تمام بکریاں مجتمع رہتی ہیں اس حلقہ کو عربی زبان میں ربقہ کہتے ہیں اب گلے سے ربقہ نکالنے کا مطلب صاف سمجھ میں آگیا کہ وہ حلقہ جس کے گلے میں ڈالنے سے اسلام کا شیرازہ واجتماع استوار رہے۔اس کو نکال ڈالنے والا اپنے آپ کو اس اجتماع سے جدا کرتا ہے۔

☆☆☆☆

(۱) مسند احمد بن حنبل، ۵/۱۸۰، رقم، ۲۱۶۰۱، سنن ابوداؤد، کتاب السنۃ، باب فی قتل الخوارج، ۲/۶۵۵
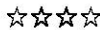
باب سوم

اہل سنت کا دوسرے فرقوں کے ساتھ اتحاد واتفاق سخت خطرناک ہے

یہ بات قابل لحاظ ہے کہ طائفہ ناجیہ حقہ اہل سنت وجماعت کو دوسرے فرقوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے اوراس کی نسبت حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟ مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

قال رسول اللہ ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم. [۱]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے میں بہت سے جھوٹے فریبی ہونگے جو تمہارے پاس وہ باتیں لائیں گے کہ تم نے سنیں نہ

(۱) صحیح مسلم، ۱/۱۰، باب النھی عن الروایۃ عن الضعفاء، کنز العمال للھندی، ۱۹۴/۱۰، رقم ۲۹۰۲۴

تمہارے آباء نے تم اپنے آپ کو ان سے بچاؤ اور ان سے دور رہو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باطل فرقوں کے ساتھ ربط وضبط، میل جول، ارتباط واتحاد ممنوع اور باعث فتنہ ہے ان سے بچنے اور علیحدہ رہنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

قال رسول اللّٰہ ﷺ مامن نبی بعثہ اللّٰہ فی امتہ قبلی الا کان لہ من امتہ حواریون و اصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہ خلوف یقولون مالایفعلون ویفعلون مالایؤمرون فمن جاھدھم بیدہ فھو مومن ومن جاھدھم بلسانہ فھو مؤمن ومن جاھدھم بقلبہ وھو مؤمن وراء ذالک من الایمان حبۃ خردل۔[۱]

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ایک نبی جن کو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پہلے ان کی امت میں مبعوث فرمایا ان کی امت میں ان کے مخلصین اور ناصرین ہوتے تھے اور ایسے اصحاب ہوتے تھے جو ان کی سنت کے ساتھ تمسک اور ان کے حکم کی اطاعت کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوئے کہ جن کا قول وعمل مطابق نہیں ہوتا تھا اور وہ کرتے تھے جس کا امر نہیں کئے جاتے تھے (جیسا کہ تمام باطل فرقے کرتے ہیں) تو جو ان کے خلاف اپنے ہاتھوں سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو اپنے قلب سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے سوا رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان کا کوئی درجہ نہیں ہے۔

---

(۱) الصحیح المسلم ۱/۵۲، کتاب الایمان باب کون النھی عن المنکر عن الایمان۔

مراد یہ کہ جوقومیں بگڑ جائیں اور تعلیم انبیاء سے منحرف ہوں اوران کے خلاف راہ اختیارکریں مومن کافرض ہے کہ ان کے مفاسدکوہاتھ سے روکے ،زبان سے منع کرے،دل سے براجانے چہ جائیکہ میل جول،ربط وضبط،اتحادووداد۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم میں ارشادفرمایا:

يَـا اَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـوْا لاَ تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ . [۱]

اے ایمان والو!میرے اوراپنے دشمنوں کودوست نہ بناؤ۔

اللہ تعالیٰ مزیدفرماتا ہے :

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ . [۲]

اورتم میں سے جوانہیں دوست بنائے وہ انہیں میں سے ہے۔

بدمذہب کے ساتھ دوستی جائزنہیں

ترمذی وابوداؤدمیں بروایت ابوسعیدمروی ہے کہ حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتصاحب الامؤمناولایأکل طعامک الا تقی. [۳]

ہم نشینی نہ کرمگرمومن کامل کے ساتھ اورتیراکھانانہ کھائےمگرپرہیزگار۔

احمد،ترمذی،ابوداؤدوبیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیاکہ حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا

---

(۱) سورہ ممتحنہ ،پارہ ۲۸،آیت ،۱
(۲) سورہ مائدہ،پارہ،۶،آیت،۵۰
(۳) سنن ترمذی،۲/۶۵،سنن ابوداؤد،۲/۶۶۴،صحیح ابن حبان،۲/۲۹۵۔

المرء علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل[۱]

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تمہیں دیکھنا چاہئے کہ تم کس سے دوستی کرتے ہو۔

یعنی اس کے دین و **مذہب** میں کوئی **خلل** و **نقصان** **تو نہیں؟** **معلوم** ہوا کہ **دوست** **بنانے** کے لئے دیکھ لینا چاہئے کہ وہ شخص خدا کا مغضوب و بدمذہب و بددین نہ ہو اس کے ساتھ تو دوستی جائز نہیں اور مومن کامل الایمان کے ساتھ انس ومحبت وہمدردی وغم خواری اعانت وامداد ضروری ہے اور اسی سے مسلمانوں کو دوسروں کے مقابل قوت وشوکت حاصل ہوسکتی ہے۔

☆☆☆☆

(۱) سنن ابوداؤد، ۲/۶۶۴، کتاب الادب، باب من یومران یجالس، سنن ترمذی، ابواب الزھد، ۲/۶۳، مسند احمد بن حنبل، ۱۴/۱۴۲، رقم، ۸۴۱۷، شعب الایمان للبیھقی، ۷/۵۵، رقم، ۹۴۳۸، [

باب چہارم

اہل سنت وجماعت کے باہمی حقوق

جب یہ معلوم ہو چکا کہ طائفہ حقہ وناجیہ اہل سنت وجماعت جو سواد اعظم ہے اس کو باطل فرقوں کے ساتھ ربط واتحاد کی ضرورت نہیں تو اب یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ انہیں باہم ایک دوسرے کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے؟

اہل سنت کا باہمی مضبوط اتحاد

بخاری ومسلم میں حضرت نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترى المؤمنين فى تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم كمثل الجسد اذا اشتكى عضو تدعى له سائر جسده بالسهر والحمى. [۱]

---

(۱) الصحیح البخاری،۲/۸۸۹، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم، الصحیح المسلم،۲/۳۲۱، کتاب البر والصلۃ، باب تراحم المومنین، مسند احمد بن حنبل،۴/۲۷۰،]

تم مومنین کو دیکھو گے کہ باہمی رحم اور محبت و مہربانی میں ان کا حال ایک جسم کی طرح ہے کہ جب اس کا ایک عضو بیمار ہوتو تمام بدن بے خوابی اور بخار کے ساتھ اس کا فریادی ہوجاتا ہے۔

یعنی کسی ایک حصہ کی تکلیف سے تمام بدن تکلیف محسوس کرتا ہے اور ہر ایک عضو اس کی بے چینی سے بے چین ہوجاتا ہے اسی طرح سے مومنین کا حال ہونا چاہئے کہ وہ ایک کی تکلیف سے بے چین ہوجائیں اور ان میں کوئی کسی کے صدمے اور نقصان کو برداشت نہ کرسکے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے دوسری حدیث مسلم شریف میں بایں الفاظ مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

المسلمون کرجل واحدان اشتکی عینه اشتکی کله وان اشتکی راسه اشتکی کله.[۱]

مومن ایک مرد کی طرح ہیں کہ اگر اس کی آنکھ دکھے تو تمام بدن دکھ جائے اور اگر سر دکھے تو تمام بدن دکھ جائے۔

بخاری و مسلم میں ایک اور حدیث حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضا ثم شبک بین اصابعه.[۲]

ایک مومن کا دوسرے مومن کے ساتھ وہ علاقہ ہے جیسے ایک عمارت

---

(۱) الصحیح لمسلم، ۲/۳۲۱، کتاب البر والصلة، باب تراحم المومنین، مسند احمد بن حنبل، ۴/۲۷۶]

(۲) الصحیح البخاری، ۲/۸۹۰، کتاب الادب، باب تعاون المومنین بعضهم بعضا، الصحیح لمسلم، ۲/۳۲۱، کتاب البر والصلة، باب تراحم المومنین، سنن نسائی، ۱/۲۷۵، کتاب الزکوة، باب اجر الخازن

کے اجزا کا کہ ان میں سے ایک جز دوسرے کو مدد پہنچاتا ہے اور ہر ایک کو دوسرے سے استحکام پہنچتا ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کی انگشت ہائے مبارکہ کو دوسرے دست اقدس کی انگشت ہائے مبارکہ میں داخل فرماکر مومنین کے باہمی تعاون اور تعاضد کی تمثیل فرمائی۔

محبت ومودت باہمی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ[۱]

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کوئی بندہ مومن کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے بھائی (مسلمان) کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

آنچہ از بہر خویش نہ پسندی نیز از بہر دیگرے مپسند[۲]

بخاری ومسلم میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لایحل لرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلاث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی

---

(۱) صحیح المسلم، ۱/۵۰، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من خصال الایمان، سنن نسائی، ۲/۲۳۲، کتاب الایمان وشرائعہ، باب علامۃ الایمان، سنن ترمذی، ۲/۷۸، ابواب صفۃ الجنۃ]

(۲) جو خود کے لئے پسند نہ کرے دوسرے کے لئے بھی پسند مت کر۔]

یبدا بالسلام[۱]

آدمی کے لئے اپنے بھائی (مسلمان) کو تین روز سے زیادہ چھوڑنا (اور اس سے سلام، میل جول ترک کرنا) حلال نہیں کہ دونوں ملیں تو ایک طرف ایک منھ پھیر لے دوسری طرف دوسرا منھ پھیرے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

ان تمام احادیث میں مومن، مسلم، رجل، اخ سے مراد وہی مومن کامل ہے جو کسی باطل عقیدے یا مذہب کا گرفتار ہو کر طائفہ ناجیہ سے خارج نہیں ہو گیا کیوں کہ اس کے ساتھ تو محبت و مودت کے تعلقات جائز ہی نہیں۔

اہل سنت کا اتحاد ایک ناگزیر ضرورت

تمام عالم اسلام اور کل سواد اعظم اہل سنت ایک دل ایک زبان ہوں اور ہر ایک کا دل دوسرے کی محبت سے بھرا ہوا ہو ہر ایک دوسرے کی بہبود اور راحت سے مسرور اور اس کے رنج و کلفت سے محزون و بے چین ہو دوسرے کے درد و تکلیف کو اپنے صدمہ کی طرح محسوس کرے اغیار سے بے تعلق رہے تو اسلام کی شوکت ظاہر ہو چند بد مذہبوں کو چھوڑ دینے سے مسلمانوں کے عظیم الشان اجتماع اور قوت میں کوئی فرق نہیں آسکتا بلکہ ان سے میل جول ہی ہزار ہا فتنوں اور مصیبتوں کا دروازہ کھولتا ہے یہی دین کی تعلیم اور یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ایسے ذرائع پیدا کیے جائیں کہ مسلمانوں کے خیال آپس میں موافق

---

(۱) [صحیح البخاری ۲/ ۸۹۷، کتاب الادب، باب الھجرۃ،][صحیح المسلم ۲/ ۳۱۶، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الھجر، مجمع الزوائد، ۷/ ۳۸۱، رقم، ۱۲۹۶۹]

ہوں اوران کے دماغ ایک ہی طرح کی معلومات سے پر ہوں اگر ایک مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں اوران کے مابین بہت بڑا بعد مکان ہے تو حرج نہیں مگر بعد خیال نہ ہونا چاہئے۔

☆☆☆☆

ضروری بے حد ضروری

ضروری ہے کہ مسلمان بدمذہبوں کی تمام تحریروں کے دیکھنے سے اجتناب کریں، اور اپنی معلومات وسیع کرنے اور سوادِ اعظم میں ایک ربط و تعلق حاصل کرنے اور قائم رکھنے کے لیے اہل سنت کی کتابوں، رسالوں، اخباروں کا مطالعہ ضروری سمجھیں کہ جتنے مسلمان اہل سنت کی کتابوں، رسالوں کے دیکھنے والے ہوں گے وہ سب عقیدے اور خیال میں متحد و متفق ہوں گے، اور ہر موقع پر ان میں سے ایک کی آواز دوسرے کے موافق اٹھے گی اور اس کو مدد پہنچائے گی۔

'اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار'

(تم سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو کیوں کہ جو اس سے جدا ہوا جہنم میں گیا)

(الحدیث)

از

صدر الافاضل فخر الاماثل حضرت علامہ مولانا مفتی قاری
حافظ محمد نعیم الدین محدث مرادآبادی تغمدہ اللہ الهادی

تقدیم وتخریج

مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی
نوری دارالافتاء مدینہ مسجد محلّہ علی خاں کاشی پور اتراکھنڈ